ظہورِ مہدی

کب؟

کہاں؟

اور کس طرح؟

تالیف

مفتی محمود بن مولانا سلیمان حافظ جی بارڈولی

مدرس جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

ناشر

نورانی مکاتب

تفصیلات

نام کتاب:.................................ظہورمہدی کب؟ کہاں؟اورکس طرح؟

تالیف:......................حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بارڈولی دامت برکاتہم

کمپوزنگ:................................ مولوی حافظ قاری حاجی فاروق بمبوی

صفحات:..۲۶۴

ناشر:..نورانی مکاتب

ملنے کے پتے

مولانایوسف صاحب آسنوی،سملک ،آسنا۔98240,96267

Email id: yusuf_bhana@hotmail.com

ادارۃ الصدیق ڈابھیل، گجرات۔99048,86188 \ 99133,19190

الامین کتابستان دیوبند، یوپی۔01336,221212

جامعہ دارالاحسان، بارڈولی،سورت، گجرات

جامعہ دارالاحسان،نواپور،نندوربار،مہاراشٹر

- یعنی یہ قول بالکل واضح ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ اپنے والد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی جانب سے حسینی ہیں، یہ معاملہ ابراہیم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کے معاملہ کی طرح ہے۔ چناں چہ بنی اسرائیل کے تمام انبیا حضرت اسحاق علیہ السلام کی آل و اولاد سے ہوئے، اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں صرف خاتم الأنبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے جو تمام انبیا کے قائم مقام ہیں اور بنی اسمٰعیل کے لیے ایک بہترین عوض ہیں، بالکل اسی طرح جب اس امت کے اکثر و بیشتر ائمۂ کرام حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوئے تو مناسب یہی تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں ایک ایسا شخص ہو جو خاتم الاولیا، تمام ائمہ میں سب سے کامل ہو اور تمام صوفیاء کا قائم مقام ہو۔

- ## کیا حضرت مہدی رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے؟

نوٹ (ا): بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مہدی رضی اللہ عنہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہوں گے۔ چناں چہ حدیث: ''اللّٰهم انصر العباسَ وولد العباس ثلثاً، يا عمّ! أمَا علمتَ أنّ المهديّ من ولدك موفقاً، راضياً، مرضيّاً'' [منتخب كنز العمال ٦/٣١] کے متعلق صاحبِ کنز العمال نے اخیر میں لکھا ہے کہ: ''رجالُ سندِه ثقاتٌ''۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: ''اللّٰهم انصر العباس وولد العباس'' اے اللہ! عباس اور اس کی اولاد کی مدد فرما دے۔ پھر فرمایا کہ اے چچا! کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ مہدی آپ کی اولاد میں سے ہوگا جو توفیق بخشے ہوئے ہوں گے اور وہ اللہ سے راضی ہوں گے اور اللہ ان سے راضی ہوگا۔

لیکن اس روایت کے بعض طرق میں محمد بن زكريا الغلّابي نامی راوی پائے جاتے ہیں، جو غیر معتبر ہیں، حتی کہ بعضوں نے ان کے بارے میں "كان يضعُ الحديث" تحریر فرمایا ہے۔[المُغني للذهبي ٣٠٠/٢]

اس روایت کے طریق میں ایک اور راوی محمد بن يونس الكديمي بھی ہیں، ان کے متعلق لکھا ہے "متهم بالوضع" یعنی ان پر حدیثیں گھڑنے کا الزام ہے۔

(المهدي لعادل الذكي ٥٦)

اور اگر اس روایت کو قبول بھی کرلیا جائے تو ممکن ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت اس وجہ سے کی گئی ہے کہ آپ اس وقت اپنے خاندان کے تنہا بزرگ تھے، اور خاندان کے بزرگوں اور ذمہ داروں کی طرف بچوں کو منسوب کرنا ایک عام سی بات ہے۔

نوٹ (۲): بعض کتابوں میں آپ کی والدہ کا نام آمنہ لکھا ہے لیکن کسی مستند حوالہ سے ہمیں یہ بات نہیں مل سکی۔

حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کا لقب اور اس کا مطلب

آپ کا لقبِ معروف ''مہدی'' ہوگا۔ جس کے معنی ہے ''ہدایت یافتہ'' (جس کو باری تعالیٰ کی طرف سے حق کی ہدایت ملی ہو، ساتھ ہی جو شخصیت دوسروں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنے)۔ اس لیے لفظی اعتبار سے ہر نیک ہدایت یافتہ جو صراط مستقیم پر چلے اس کو مہدی کہہ سکتے ہیں؛ لیکن اہل سنت و جماعت کی اصطلاح میں (جو درحقیقت شرعی اصطلاح ہے) جب مہدی کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے وہ ذاتِ شریف مراد ہوتی ہے جن کی تشریف آوری کی بشارت قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول